Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

مسند ابو یعلیٰ الموصلی کی روایاتِ سیرت کی استنادی حیثیت کا مطالعہ وجائزہ

Authenticity of Seerah Related Ahadith in Musnad Abu Ya'la Almawsili: A Critical Study

Hafiz Shafat Ali Sajjad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad
Email: hafizshafatalisajjad@gmail.com

Dr. Yasir Arfat*
Chairman, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad
Email: yasirawan@gcuf.edu.pk

Abstract

The Seerah is a key source of information regarding the life of Prophet Muhammad (ﷺ). Ahadith (traditions) related to the Seerah, especially those included in the book Musnad Abu Ya'la, are an extremely important resource.This book contains a total of 7517 Ahadith,out of which 735 are directly related to Seerah.The present research article aims to examine the authenticity of the Seerah-related Ahadith from Musnad Abu Ya'la. The study will discuss the opinions of Hadith scholars to verify the authenticity of Ahadith, and it will also investigate the reliability of the narrators and the chains of transmission used in the compilation of the book.The study will explore the different categories of Ahadith and their strength.The findings of this study will contribute to a better understanding of the authenticity of the Seerah-related Ahadith in Musnad Abu Ya'la, and they will provide important insights for scholars, students, and researchers in the field of Islamic studies.

Keywords: Seerah, Ahadith, Musnad Abu Ya'la, Authenticity, Narrators, Chains, Transmission

تعارف:

امام ابو یعلیٰ الموصلیؒ (م 307ھ) کا شمار تیسری صدی کے عظیم محدثین میں ہوتا ہے، آپ کی ولادت موصل کے ایک عظیم علمی گھرانے میں 3 شوال 210ھ میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

"ابو یعلیٰ احمد بن علی بن المثنیٰ بن یحییٰ عیسیٰ بن ہلال التمیمی الموصلی"(1)

آپ کے والد اور ماموں محمد بن احمد بن ابی المثنیٰؒ نے آپ کی تعلیم وتربیت میں خصوصی دلچسپی لی۔(2) اس کے علاوہ آپ کی بلند ہمتی بھی تھی کہ آپ صرف پندرہ سال کی عمر میں حصولِ علم کے لیے روانہ ہوئے۔(3) آپ نے اپنے دور کے عظیم المرتبت ائمہ حدیث سے اکتسابِ فیض کیا اور اس سلسلے میں بہت سے علاقوں کے علمی اسفار کیے۔ آپ کے اساتذہ اور شیوخ کی ایک طویل فہرست ہے، جس کا اندازہ آپ کی مرتب کردہ "المعجم" سے لگایا جا سکتا ہے، علامہ ارشاد الحق الاثری نے اس کتاب میں آپ کے شیوخ کی تعداد دو سو چوہتر (274) ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنے شیوخ سے مروی روایات کو ان کے اسماء کے

---

* Email of corresponding author: yasirawan@gcuf.edu.pk

حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ آپ نے امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے طبقے کے شیوخ سے بھی سماعِ حدیث کیا ہے۔(4)اسی طرح آپ نے علی بن الجعدؒ، غسان بن الربیعؒ، علی بن حمزہ المعولیؒ اور دیگر کبار محدثین سے بھی روایت کی ہے۔(5) آپ نے بغداد میں احمد بن الطویلؒ سے بھی سماع کیا ہے۔(6)اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ آپ سے متعدد افراد نے اکتسابِ فیض کیا جن میں بڑے بڑے ائمہ اور محدثین شامل ہیں، جن میں چند ایک مشاہیر کے اسماء ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

(1)احمد بن شعیب بن علی النسائیؒ: آپ نے امام ابو یعلیٰؒ سے الکنی میں روایت کی ہے۔(7)

(2)ابو الفتح الازدیؒ۔(3)ابو علی الحسین بن محمدؒ۔(4)ابو عمرو بن حمدان الخیریؒ۔(5)الحافظ ابو زکریا یزید بن محمد الازدیؒ۔(6)ابو عبد اللہ احمد بن عدیؒ۔(7)ابو حاتم محمد بن حبانؒ۔(8)ابو بکر احمد بن محمد المعروف ابن السُنی۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد نے آپ سے روایت کی ہیں۔

آپ فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے۔(8) آپ نے امام ابو یوسفؒ کے شاگردوں سے فقہ کا علم حاصل کیا۔(9) آپ علم و عمل کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ اور امانت و دیانت صدق و صفا جیسی عظیم صفات کے حامل تھے۔ علامہ ذہبیؒ آپ کی صداقت و امانت کے متعلق رقم طراز ہیں:

”قال یزید بن محمد الازدی کان ابو یعلی من اهل الصدق والامانة والدین والحلم“(10)

یزید بن محمد الازدیؒ فرماتے ہیں کہ ابو یعلیٰؒ اہلِ صدق، اہلِ امانت، اہلِ دین اور اہلِ حلم میں سے تھے۔

آپ کا شمار جلیل القدر حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔ مشہور ائمہ حدیث نے آپ کی جلالتِ علمی اور ضبط و عدالت کا اعتراف کیا ہے۔ امام سلمیؒ آپ کے علمی مقام کے متعلق کہتے ہیں:

”سالت دار قطنی عن ابی یعلی فقال ثقة مامون “(11)

میں نے دار قطنیؒ سے امام ابو یعلیٰؒ کے بارے میں پوچھا (کہ ان کا علمِ حدیث میں مقام کیا ہے) تو انہوں نے جواب دیا وہ ثقہ اور مامون ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ آپ کی ثقاہت کے متعلق رقم طراز ہیں:

”وکان حافظاً کثیراً ، حَسَن التصنیف ، عدلاً فیما یرویه ، ضابطاً لما یحدث “(12)

اور (امام ابو یعلیٰ الموصلیؒ) بہترین حافظ الحدیث، عمدہ تصانیف والے اور اپنی مرویات میں عادل و ضابط تھے۔

آپ نے گراں قدر علمی ورثہ چھوڑا ہے۔ آپ کی تصانیف میں:

1: المسند الکبیر ۔2: المفاريد عن رسول اللهﷺ ۔3: الفوائد ۔4: الزهد والرقاق ۔5 : کتاب التفسیر ۔6:المعجم ۔ 7:حدیث محمد بن بشار بندار عن شیوخه ۔8: المسند الصغیر المعروف للامام ابی یعلیٰ الموصلی ۔ جیسی عظیم کتب شامل ہیں۔

آپ کی وفات 14 جمادی الاولیٰ 307ھ میں ہوئی۔(13)

مسند ابو یعلیٰ الموصلی کا تعارف و جائزہ:

حدیثِ نبوی کے دیگر مصادر کی طرح مسند ابو یعلیٰ الموصلی بھی ایک اہم مصدر رہے۔ علمِ حدیث میں سند اور متن کے اعتبار سے یہ کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے۔

اس کتاب کا اصل نام"المسند الصغیر المعروف المسند للامام ابی یعلی الموصلی "ہے۔

امام ابویعلیٰ الموصلیؒ(م307ھ)نے اپنی اس مسند میں دوسو تیرہ صحابہ کرام کی سات ہزار پانچ سو سترہ(7517)مرویات کا ذکر کیا ہے۔ان مرویات کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا ہے۔مبہم رواۃ کی مسانید کو الگ عنوان سے ذکر کیا ہے۔آپ نے ثلاثی روایات کو بھی کتاب کی زینت بنایا ہے۔(14)اس کی شہادت امام ابن حبانؒ کے قول سے بھی ملتی ہے۔(15)

ضعیف روایات:

"ضعیف " ایسی حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں صحیح اور حسن کی صفات موجود نہ ہوں ۔(16)امام ابو یعلیٰؒ کی روایت کردہ سات ہزار پانچ سو سترہ (7517)روایات میں سے سیرت سے متعلق روایات کی تعداد سات سو پینتیس(735)ہے۔ان میں سے صرف چھتیس(36)روایات ضعیف کے درجہ پر ہیں۔ جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

1:"قرآن مجید کے 24رمضان المبارک کو نازل ہونے کے متعلق "روایت(2187) نقل کی جاتی ہے:

" حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ : أَنْزَلَ اللهُ صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ...وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍﷺ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ"(17)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ پر ماہِ رمضان کی پہلی رات میں صحیفہ نازل کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی گئی جب رمضان کے چھ دن گزر گئے، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل کی گئی جب رمضان کی گیارہ راتیں گزر گئیں، قرآن حکیم حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جب رمضان شریف کے چوبیں(24)دن گزر گئے تھے)

اس روایت کو علامہ ابن حجرؒ نے "المطالب العالیۃ"میں رقم الحدیث(3493)کے تحت ذکر کیا ہے۔آپ اس روایت کے متعلق رقم طراز ہیں:

"هذامقلوب ، وانما هو عن واثلة ، فيُحَرَّر "(18)

اس سند میں قلب ہے یہ واثلہ سے تھی پھر اس کے نام کو بدل دیا گیا۔اس کو تحریر(اصلاح)کرلیں۔

علامہ ابن حجرؒ مزید کہتے ہیں:

"عبدالله بن ابی حميد متروك ، سفيان بن وكيع ضعيف "(19)

عبداللہ بن ابی حمید متروک ہے،سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

اس روایت کے متعلق علامہ ہیثمیؒ کہتے ہیں:

"رواه ابو يعلىٰ وفيه سفيان بن وكيع وهو ضعيف " (20)

ابو یعلیٰ نے اس کو روایت کیا،اس(کی سند)میں(راوی)سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

ان دو محققین کی صراحت سے معلوم ہوا کہ یہ روایت درجہ ضُعف میں ہے۔

2:"مدینہ میں مسجد کی تعمیر" کے متعلق روایت(4863)ذکر کی گئی ہے۔

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:لَمَّا أَسَّسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ ...فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ: هَذَا أَمْرُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي"(21)

(سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے جب مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو آپ ﷺ کے پاس ایک پتھر لایا گیا، آپ نے اس کو رکھا، حضرت ابو بکر صدیقؓ ایک پتھر لائے۔ آپ نے اس کو رکھا، (پھر) حضرت عمرؓ پتھر لے کر آئے، آپ نے اس کو رکھا، (پھر) حضرت عثمانؓ پتھر لے کر آئے، آپ ﷺ نے اس (پتھر) کو رکھا۔ سیدتنا عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میرے بعد خلافت کا معاملہ اسی طرح ہو گا)

اس روایت کو علامہ ابن حجرؒ نے "المطالب العالیۃ" میں (3841) کے تحت بھی ذکر کیا ہے۔ اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی روایت کیا ہے، آپ اس روایت کی سند کے بارے میں کہتے ہیں:

"رواہ ابو یعلی ، عن العوام بن الحوشب ، عمن حدثه عن عائشه ،ورجاله رجال الصحیح غیر التابعی فانه لم یسم "(22)

ابو یعلیٰ نے یہ روایت حوشب بن عوام سے روایت کی ہے اس شخص سے جس نے حوشب کو حضرت عائشہ سے بیان کیا، اس (سند) کے تمام روات صحیح کے روات ہیں، سوائے تابعی کے، کیوں کہ اس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع وروایت کرنے والے تابعی کا نام ذکر نہیں کیا گیا اس لیے اس روایت کو درجہ صحت میں شمار نہیں کیا گیا۔

3: "فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کا کعبہ کے دروازہ پر آنا" کے متعلق روایت (5649) ذکر کی گئی ہے۔

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ، ... فَإِنِّي أُمْضِيهِمَا لِأَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا" (23)

(سیدی ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکّہ کے دن کعبہ شریف (کے دروازہ) کی سیڑھی پر چڑھے اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے وعدہ کو سچ کیا، اپنے بندہ کی مدد فرمائی، اکیلے ہی (سارے) لشکر بھگا دیئے، خبر دار! قتلِ عمد خطا کوڑے کے ساتھ اور عمدِ عصا (جان بوجھ کر قتل) کے ساتھ سو اونٹ بطور دیت ہیں، ان میں سے چالیس وہ جداا بھی اپنی اولاد کے پیٹ میں ہیں، خبر دار! جاہلیت کے ہر خون اور وہ میرے ان دو قدموں کے نیچے ہیں)

مذکورہ روایت کی سند میں راوی علی بن زید کے متعلق علامہ ابن حجر العسقلانیؒ کہتے ہیں:

"وفی اسنادہ علی بن زید بن جدعان وهو ضعیف "(24)

اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔

علامہ ابن حجرؒ راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وهو المعروف بعلی بن زید بن جدعان ینسب ابوہ الی جدّ جدّہ ضعیف من الرابعة مات سنة احدیٰ وثلثین وقیل قبلها "(25)

یہ علی بن زید بن جدعان سے معروف ہے اس کے باپ کی نسبت اس کے دادا کے دادا کی طرف کی جاتی ہے، یہ ضعیف ہے رواۃ کے چوتھے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کی وفات 31ھ میں ہوئی، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے پہلے ہوئی۔

مذکور روایت کی سند میں راوی علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہو گی۔

4: "آپ ﷺ کا فتح مکّہ کے دن حضرت زبیر کو جھنڈا گاڑنے کا حکم دینا" کے تحت روایت (6680) درج کی گئی ہے۔

" عَنْ جَدِهَا الزُّبَيْرِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَعْطَاهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لِوَاء سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ، فَدَخَلَ الزُّبَيْرُ مَكَّةَ بِلِوَاء يْنِ"(26)

(حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو فتح مکّہ کے دن حضرت سعد بن عبادہؓ کا جھنڈا دیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دو جھنڈوں کے ساتھ مکّہ میں داخل ہوئے)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه محمد بن الحسن بن زبالة وهو ضعيف جدا "(27)

اس (روایت) کی (سند) میں محمد بن حسن بہت زیادہ ضعیف ہے۔

اس روایت کی سند میں راوی محمد بن حسن بن زبالہ کے بارے میں ضُعفِ شدید کا قول موجود ہے اس لیے ان کی روایت بھی شدید ضعیف متصور ہو گی۔

6: "حضور ﷺ کا فتح مکّہ کے دن حضرت خالد بن ولید کو بت توڑنے کا حکم" کے تحت روایت (898) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ :لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى نَخْلَةٍ، وَكَانَتْ بِهَا الْعُزَّى،...فَعَمَّمَهَا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ : تِلْكَ الْعُزَّى "(28)

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ کہ جناب ابو طفیلؓ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے جب مکّہ فتح کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ کو عزیٰ کے خاتمے کے لیے روانہ کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه يحيٰ بن المنذروهو ضعيف "(29)

اس کی (سند) میں یحییٰ بن منذر ضعیف ہے۔

درج بالا روایت کی سند میں راوی یحییٰ ابن منذر پر ضعف کا حکم ہونے کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

6: "آپ ﷺ کا طائف کا محاصرہ کرنا" کے متعلق روایت (856) ذکر کی گئی ہے۔

" عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ، فَحَاصَرَهَا تِسْعَ عَشْرَةَ...قَالَ: فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيَّ فَقَالَ: هَذَا هُوَ"(30)

(حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں: جب مکّہ فتح ہوا تو رسول پاک ﷺ طائف کی طرف چلے گئے اور اس کا محاصرہ سترہ یا اٹھارہ دن تک کیا لیکن طائف فتح نہ ہو سکا، پھر صبح یا شام پھر اُتر آئے، پھر اس کو چھوڑ دیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا حوض کوثر پر انتظار کروں گا، میں تمہیں اپنی اولاد کے متعلق اچھی

وصیت کرتا ہوں، بے شک تم سے حوض کا وعدہ کرتا ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم نماز ادا کرو، زکوۃ کی ادائیگی کرو، میں ان کی طرف سے اپنی طرف سے ایک آدمی بھیجوں گا، وہ اُن کی گردنیں اڑا دے گا اور ان کے بچوں کو قید کرلے گا، لوگوں نے خیال کیا کہ (وہ آدمی) حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عمرؓ ہوں گے، پس آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ وہ (آدمی) ہے)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"رواه ابو يعلىٰ وفيه طلحه بن جبر وثقه ابن معين فى رواية وضعفه الجوزجانى ، وبقية رجاله ثقات "(31)

اس کو ابو یعلیٰؒ نے روایت کیا، اس (کی سند) میں طلحہ بن جبر ہے، ابن معین نے ایک روایت کے مطابق اس کی توثیق کی ہے اور جوزجانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کے باقی رجال ثقہ ہیں

درج بالا روایت کی سند میں طلحہ بن جبر پر ضُعف کا حکم ہونے کی وجہ سے روایت ضعیف متصور ہو گی۔

8: "غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانؓ کا سات اوقیہ سونا لانا" کے تحت روایت (849) نقل کی جاتی ہے۔

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ شَهِدَ ذَلِكَ حِينَ أَعْطَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا جَهَزَ بِهِ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، وَجَاءَ بِسَبْعِ مِائَةِ أُوقِيَّةِ ذَهَبٍ"(32)

(عبد الرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ وہ اس بات کے گواہ ہیں جس وقت سیدنا عثمانؓ نے غزوہ تبوک کے لیے رسول کریم ﷺ کو دینے کے لیے سامان تیار کیا تو عثمان غنیؓ سات اوقیہ سونا لے کر آئے تھے)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند میں راوی ابراہیم بن عمر کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه ابراهيم بن عمر بن ابان ،وهو ضعيف "(33)

اس (روایت) کی (سند) میں ابراہیم بن عمر بن ابان ضعیف ہے۔

مذکورہ روایت کی سند میں ابراہیم بن عمر کی وجہ سے اسے درجہ ضُعف میں شمار کیا گیا ہے۔

7: "حضرت اُمِ سلمہ کا حق مہر" کے تحت روایت (3372) ذکر کی جاتی ہے۔

"عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى مَتَاعٍ قِيمَتُهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ"(34)

(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت اُمِ سلمہؓ کے ساتھ اس سامان پر شادی کی جس کی قیمت دس درہم تھی)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند میں راوی حکم بن عطیہ کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه الحكم بن عطيه وهو ضعيف "(35)

اس کی سند میں حکم بن عطیہ ضعیف ہے۔

مذکورہ روایت کی سند میں حکم بن عطیہ کی وجہ سے ضُعف کا حکم لگایا گیا ہے۔

8: "شفاعت گناہِ کبیرہ کرنے والوں کے لیے ہے" کے متعلق روایت (4091) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ أَنَسٍ، اَنَ رَسُولُ اللّٰہِﷺ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ امتی"(36)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لیے ہے)

اس روایت کے متعلق علامہ اثری، علامہ ابن کثیرؒ کے حوالے سے کہتے ہیں:

"فیه صالح المری والرقاشی ، وهما ضعیفان "(37)

اس (کی سند) میں صالح المری اور (یزید) الرقاشی دونوں ضعیف ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اس روایت کو "النھایۃ" میں جلد دوم، ص:177 کے تحت ذکر کیا ہے۔(38) اس کے بعد علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"ثم قال :لم یروہ عن ثابت الا الخزرج بن عثمان وهکذا روی ابو یعلیٰ من طریق یزید الرقاشی عن انس بن مالک عن النبیﷺ ، انه قال"(39)

پھر انہوں نے کہا: اس (روایت) کو روایت نہیں کیا ثابت سے، مگر خزرج بن عثمان نے اور اسی طرح روایت کیا ہے ابو یعلیٰؒ نے یزید رقاشی کے طریق سے، حضرت انس بن مالک سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، بے شک آپ نے فرمایا:

مذکورہ روایت علامہ ابن کثیرؒ کے قول کی بناء پر درجہ ضعف میں شمار ہوگی۔

10: "شفاعت گناہِ کبیرہ کرنے والوں کے لیے ہے" کے متعلق روایت (4288) ذکر کی گئی ہے۔

" قَالَ أَبو جَنَابِ : ... أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّﷺ يَقُولُ: الشَّفَاعَةُ لِاهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي"(40)

نقل کردہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

اس روایت کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

" فیه زیاد النمیری وهو ضعیف ، وابو جناب الکلبی ایضاً ضعیف "(41)

اس روایت کی سند میں زیاد النمیری ضعیف ہے اور ابو جناب الکلبی بھی ضعیف ہے۔

درج شدہ روایت کو زیاد النمیری اور ابو جناب الکلبی کی وجہ سے درجہ ضُعف میں شمار کیا گیا ہے۔

11: "سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانا" کے متعلق روایت (4116) ذکر کی گئی ہے۔

"أَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ بَابٌ مِنْ ذَهَبٍ وَحِلَقَةُ مِنْ فِضَّةٍ،...وَقُلْ يُسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشَفَعْ، فَأَقُولُ: أُمَّتِي...الی آخرہ(42)

مذکورہ روایت مطابق رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کا دروازہ کھٹکھٹا کر سجدہ کروں گا تو مجھے کہا جائے گا شفاعت کیجئے! جس کے دل میں رائی کے بربر بھی ایمان ہے۔ میں دوبارہ سجدہ کروں گا تو یہی حکم ہو گا۔ میں تیسری مرتبہ سجدہ کروں گا اور عرض کروں گا: میری امت؟ مجھے کہا جائے گا: وہ آپ ﷺ کا ہے، جس نے "لا الہ الا اللہ" اخلاص سے پڑھ لیا۔

اس روایت کو حافظ ابن حجرؒ نے "المطالب العالیۃ" میں رقم الحدیث (4650) کے تحت ذکر کیا ہے۔ اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

”وفیہ یزید الرقاشی وھو ضعیف “(43)

اس کی (سند) میں یزید الرقاشی ضعیف ہے۔

درج بالا روایت کی سند میں یزید رقاشی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے روایت درجہ ضُعف میں شمار ہو گی۔

12:”حوض کوثر کی چوڑائی اور برتنوں کی تعداد“ کے متعلق روایت (4085) ذکر کی گئی ہے۔

”عن انس سمعت رسول اللهﷺ يقول : إِنَّ لِي حَوضًا عَرْضُهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْكَعْبَةِالی آخره“(44)

(آپ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی چوڑائی ایلہ سے لے کر کعبہ کے درمیان ہے، یا یہ فرمایا: کہ صنعاء تک ہے۔ اس کی سفیدی دودھ سے بھی زیادہ ہے، اس کی مٹھاس شہد سے زیادہ ہے۔ اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔ جس نے اس (حوض) کو جھٹلایا، وہ اس (حوض) سے (پانی) نہیں پی سکے گا)

مذکورہ روایت کی سند کے متعلق علامہ ارشاد الحق الاثری رقم طراز ہیں:

”وفی اسنادہ یزید الرقاشی وھو ضعیف “(45)

اس (روایت) کی سند میں یزید الرقاشی ضعیف ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ کے متعلق رقم طراز ہیں:

”یزید بن ابان الرقاشی بتخفیف القان ثم معجمة ابو عمرو البصری القاص بتشدید المھملة زاھد ضعیف من الخامسة ومات قبل سنة عشرین ومائة “(46)

یزید بن ابان الرقاشی قاف کی تخفیف کے ساتھ اس کے بعد ش معجمہ ہے، ابو عمرو بصری قاف کی تشدید کے ساتھ، زاہد ہے، ضعیف ہے۔ پانچویں طبقہ سے ہے اور ایک سو بیس ھ سے پہلے فوت ہوا۔

مذکورہ روایت کو علامہ ابن حجرؒ کی تصریح کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

13:”حضرت قتادہ کی آنکھ کو اسی جگہ گاڑنے“ کے متعلق روایت (1546) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ،... فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّﷺ فَقَالَ: لَا فَدَعَا بِهِ فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يَدْرِي أَيَّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ!(47)

مذکورہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ غزوہ بدر میں جناب قتادہ بن نعمانؓ آنکھ پر (تیر) لگا تو وہ (آنکھ) بہہ گئی، انہوں نے جب نبی کریم ﷺ سے عرض کی تو آپ نے اس کے لیے دعا کی اور اس (آنکھ) کو اسی جگہ رکھ دیا، اس کے بعد قتادہ کی آنکھ میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے ”مجمع الزوائد“ میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

”وفی اسناد ابو یعلیٰ یحییٰ بن عبدالحمیدالحمانی وھو ضعیف “(48)

ابو یعلیٰ کی (سند) میں یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی ضعیف ہے۔

اس روایت کی سند میں یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی کی وجہ سے ضُعف کا حکم لگایا گیا ہے۔

14:”لعابِ دہن کی برکت“ کے تحت روایت (1547) ذکر کی گئی ہے۔

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ جَدِهِ، قَالَ: أُصِيبَتْ عَيْنُ أَبِي ذر يَوْمَ أُحَدٍ فَبَزَقَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ،فَكَانَتْ أَصَحَ عَيْنَيْهِ"(49)

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ کہ سیدنا ابوذرؓ کی آنکھ کو اُحد کے دن چوٹ آگئی، نبی کریم ﷺ نے اپنا لعاب مبارک لگایا، وہ آنکھ پہلے سے زیادہ بہتر ہوگئی۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے۔ آپ اس روایت کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه عبدالعزيز بن عمران وهو ضعيف "(50)

اس کی (سند) میں عبد العزیز بن عمران ضعیف ہے۔

مندرج روایت عبد العزیز بن عمران کی وجہ سے درجہ ضُعف میں شمار ہوگی۔

15: "حضور ﷺ کا سفر معراج کے موقع پر مقامِ روحاپر ستر انبیاء کو دیکھنا" کے تحت روایت (4259) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ مَرَّ بِالصَّخْرَةِ مِنَ الرَّوْحَاءِ سَبْعُونَ نَبِيًّا حُفَاةٌ عَلَيْهِمُ الْعَبَاءَةُ، يَؤُمُّونَ بَيْتَ اللَّهِ الْعَتِيقَ مِنْهُمْ مُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه "(51)

مندرجہ بالا روایت کا مفہوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے روحاء کے مقام پر ستر انبیاء کرامؑ کو گزرتے ہوئے دیکھا۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه سعيد بن ميسره وهو ضعيف "(52)

اس کی (سند) میں سعید بن میسرہ ضعیف ہے۔

یہ روایت سعید بن میسرہ کی وجہ سے ضعیف متصور ہوگی۔

16: "حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے بالوں کی مانگ نکالنا" کے تحت روایت (4559) ذکر کی گئی ہے۔

"عن عائشة قالت : كنت اذا اردت ان افرق رسول اللهﷺ ، صدعت الفرق من يافوخه وارسلت ناصيته بين كتفيه "(53)

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں جب رسول اکرم ﷺ کی مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو بالوں کے دو حصے کرتی اور پیشانی کے بال دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتی)

اس روایت کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

"وفي شيخ ابى يعلى ضعف "(54)

اس کی (سند) میں ابو یعلیؒ کے شیخ میں ضعف ہے۔

یہ روایت امام ابو یعلیؒ کے شیخ کے ضعیف ہونے کی وجہ سے درجہ ضُعف میں شمار ہوگی۔

17: "آپ ﷺ کا سیدنا علی المرتضیؓ کو ابوتراب کہنا" کے تحت روایت (524) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ عَلِي قَالَ: طَلَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَنِي فِي جَدْوَلٍ نَائِمًا، فَقَالَ: قُمْ مَا أَلُومُ النَّاسَ يُسَمُّونَكَ أَبَاتُرَابٍ، ... وَحُوسب بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ"(55)

نقل کردہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول محتشم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علیؓ کو نرم ریت پر دیکھا تو انہیں ابوتراب کہہ کر پکارا۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

" وفیه زکریا الاصبهانی وهو ضعیف "(56)

اس کی (سند) میں زکریا اصبہانی ضعیف ہے۔

گزشتہ روایت زکریا اصبہانی کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہو گی۔

18: "آپ ﷺ کا مریض کی عیادت کے لیے جانا" کے تحت روایت (1805) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: عَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرِيضًا وَأَنَا مَعَهُ ، فَرَآهُ يُصَلِّي وَيَسْجُدُ عَلَى وِسَادَةٍ،... ، وَاجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ "(57)

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ کہ ایک مرتبہ نبی رحمت ﷺ ایک مریض کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے تو وہ اپنے تکیہ پر سجدہ کر رہا تھا، آپ ﷺ نے اس کو تکیہ پر سجدہ کرنے سے منع کیا اور زمین پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

اس روایت کی سند کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

" وفی اسناد ابی یعلیٰ حفص بن ابی داؤدالقاری صاحب عاصم ویقال له حفیص متروک الحدیث مع امامته فی القراة "(58)

اس کی (سند) حفص بن ابی داوٗد کے متروک ہونے کی وجہ سے (روایت) ضعیف ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ قرات میں امام ہیں۔

علامہ ابن حجرؒ ان کی وفات کے بارے میں کہتے ہیں:

" من الثامنة مات سنة ثمانین وله تسعون "(59)

اسّی (80ھ) میں ان کا وصال ہوا اور نوے (90) سال عمر پائی۔

یہ روایت حفص بن ابی داوٗد کے متروک ہونے کی وجہ سے درجہ ضُعف میں شمار ہو گی۔

19: "حضور ﷺ کا حضرت جعفر کے ساتھ معانقہ کرنا" کے تحت روایت (1871) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنَ الْحَبَشَةِ عَانَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ "(60)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ معانقہ کیا)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

" فیه مجالد بن سعید وهو ضعیف وقد وثق ، وبقیة رجاله رجال الصحیح "(61)

اس کی (سند) میں مجالد بن سعید ضعیف ہے اور اس کی توثیق بھی کی گئی ہے، اور باقی تمام رجال صحیح ہیں۔

یہ روایت مجالد بن سعید کے ضُعف کی وجہ سے ضعیف شمار ہو گی۔

20: "حضور ﷺ کا اپنے نواسوں کے ساتھ محبت" کے تحت روایت (3415) ذکر کی گئی ہے۔

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فَيَجِيءُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَيَرْكَبُ عَلَى ظَهْرِهِ،... فَيَقُولُ: ارْتَحَلَنِي ابْنِي ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَعْجَلَهُ"(62)

درج شدہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک رسالت مآب ﷺ حالتِ سجدہ میں تھے، حضرت حسن اور حضرت حسینؓ آئے اور آپ ﷺ کی پشت پر سوار ہو گئے تو آپ ﷺ نے سجدہ کو لمبا کیا۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

" فيه محمد بن ذكوان وثقه ابن حبان وضعفه غيره،وبقية رجاله رجال الصحيح "(63)

اس کی (سند) میں محمد بن ذکوان ہے ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے، اور ان کے غیر نے ان کو ضعیف کہا ہے، اور اس کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں۔

اس روایت کو محمد بن ذکوان کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

21: "آپ ﷺ کی عام بچوں کے ساتھ محبت" کے تحت روایت (3969) ذکر کی گئی ہے۔

" قَالَ انس: إِنْ كَانَتِ الْوَلِيدَةُ مِنْ وَلَائِدِ الْمُسْلِمِينَ ، لتجيء فَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا، حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ"(64)

(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی بچی تھی، وہ آتی اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی، آپ ﷺ اس سے ہاتھ کھینچتے نہیں تھے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کو جہاں چاہتی لے جاتی)

درج شدہ روایت کی سند میں راوی علی بن زید کے متعلق علامہ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں:

"و فی اسناده علی بن زید، وفهو ضعيف"(65)

اس (روایت) کی سند میں علی بن زید ضعیف ہے۔

آپ علی بن زید کے ضعیف ہونے کے متعلق رقم طراز ہیں:

"وهو المعروف بعلی بن زيد بن جدعان ينسب ابوه الی جدّ جدّه ضعيف من الرابعة مات سنة احدیٰ وثلثين وقيل قبلها "(66)

یہ علی بن زید بن جدعان سے معروف ہے، اس کے باپ کی نسبت اس کے دادا کے دادا کی طرف کی جاتی ہے، یہ ضعیف ہے، رواۃ کے چوتھے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کی وفات 31ھ میں ہوئی، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے پہلے ہوئی۔

یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہو گی۔

22: "آپ ﷺ کی حضرت انسؓ سے شفقت" کے تحت روایت (3616) ذکر کی گئی ہے۔

" فَمَا قَالَ لِي لِشَيْء يَكْرَهُهُ: مَا صَنَعْتَ؟ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ يُعْجِبُهُ : مَا أَحْسَنَ مَا صَنَعْتَ"(67)

(آپ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں کہا جو آپ نے ناپسند کیا کہ تُو نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ کسی ایسی چیز کے جو آپ کو پسند ہوتی کہ کتنا اچھا تھا، تو (یہ) کر لیتا)

اس روایت کی سند میں راوی سفیان بن وکیع کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

" فی اسنادہ سفیان بن وکیع ، وفیہ ضعف"(68)

اس روایت کی سند میں سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

یہ روایت سفیان بن وکیع کے ضُعف کی وجہ سے ضعیف متصور ہوگی۔

23:"آپ ﷺ کا سفر پر روانگی کے وقت دعا مانگنا" کے تحت روایت (2762) ذکر کی گئی ہے۔

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يُرِدْ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَفَرًا قَطُّ إِلَّا قَالَ حِينَ يَنْهَضُ مِنْ جُلُوسِهِ :(اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ ... لِلْخَيْرِحَيْثُ مَاتَوَجَّهْتُ)قَالَ:ثُمَّ يَخْرُجُ"(69)

مندرجہ بالا روایت میں رسول اللہ ﷺ کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے کی دعا کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ سند میں راوی عمر بن مساور کے متعلق کہتے ہیں:

" وفیہ عمربن مساور، وھو ضیعف"(70)

اس روایت کی سند میں عمر بن مساور ضعیف ہے۔

یہ روایت عمر بن مساور کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہوگی۔

24:"آپ ﷺ کا کدو شریف کا پسند کرنا" کے تحت روایت (4261) ذکر کی گئی ہے۔

"سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قرِبَت إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَحْفَةٌ فِيهَا قَرْع، وَكَانَ يُعْجِبُهُ ...فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَدَعَ هَذِهِ الصُّفْرَةَ"(71)

مذکورہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلم العلویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول معظم ﷺ کے پاس (ایک پیالہ) لایا گیا اس میں کدو تھا، آپ کدو کو پسند کرتے تھے اور آپ ﷺ زرد رنگ کو ناپسند کرتے تھے۔

مذکورہ روایت کی سند میں راوی سلم بن قیس کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

" وفیہ سلم بن قیس العلوی البصری ضیعف من الرابعة"(72)

اس روایت کی سند میں سلم بن قیس العلوی البصری ضعیف ہے، اس کا شمار (رواۃ کے) چوتھے طبقہ میں ہوتا ہے۔

درج بالا روایت کو سلم العلوی کی وجہ سے ضعیف کہا گیا ہے۔

25:"آپ ﷺ کا بغیر بستر کے چارپائی پر لیٹنا" کے تحت دو روایات (2775-2774) ذکر کی گئی ہیں۔

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَى السَرِيرِ بشَرِيطٍ لَيْسَ بَيْنَ جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الشَّرِيطِ شَيْءٌ، قَالَ: وَكَانَ أَرَقَّ النَّاسِ بَشَرَةً، ...الی آخرہ" (73)

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول معظم ﷺ کے پاس حاضر تھے اور آپ ﷺ کے پاس سیدنا عمر بن الخطابؓ بھی تھے، رسول اللہ ﷺ جس چارپائی پر جلوہ افروز تھے اس پر کوئی کپڑا یا بستر نہیں تھا۔ اس چارپائی کی رسیاں آپ ﷺ کے بدن میں پیوست ہو گئیں، حضرت

عمرؓ نے جب یہ منظر دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: اے عمرؓ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لیے آخرت اور ان کے لیے دنیا ہو؟ تو حضرت عمرؓ نے عرض کی: کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! جی ہاں! میں اس پر خوش ہوں)

دوسری روایت (2775) بھی سیدی انسؓ سے مذکورہ روایت کے مفہوم کے ساتھ مروی ہے۔

ان روایات کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ ان روایات کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"رجال الصحیح غیر مبارک بن فضالة،وقد وثقه جماعة،وضعفه جماعة " (74)

اس روایت کی سند میں مبارک بن فضالہ کے علاوہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، ایک جماعت نے اس کی توثیق کی ہے اور جماعت نے اس پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

یہ روایت مبارک بن فضالہ کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہو گی۔

26: "رسول اکرم ﷺ کا عاجزی کا اظہار" کے تحت روایت (3380) ذکر کی گئی ہیں۔

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رَحْلِهِ تَخَشُّعًا"(75)

مذکورہ روایت کے مطابق جب آپ ﷺ مکّہ میں داخل ہوئے تو بطورِ عاجزی اپنا سر اونٹنی کجاوے پر رکھ دیا۔

اس روایت کو علامہ ابن کثیرؒ نے "البدایۃ والنہایۃ" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند میں راوی عبد اللہ بن ابو بکر مقدمی کے متعلق کہتے ہیں:

"وفی اسناده عبدالله بن ابی بکر المقدمی ، وهو ضعيف"(76)

اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن ابو بکر مقدمی ضعیف ہے۔

درج بالا روایت عبد اللہ بن ابو بکر مقدمی کی وجہ سے ضعیف متصور ہو گی۔

27: "آپ ﷺ کا عاجزی کا اظہار" کے تحت روایت (7169) ذکر کی گئی ہیں۔

" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ...الیٰ آخره"(77)

(حضور نبی اکرم ﷺ کعبہ شریف کا طواف کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے نعلین شریف کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ ایک آدمی نے اپنی جوتی کا تسمہ نکالا اور اسے نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارک میں ڈال دیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ترجیح ہے میں ترجیح کو پسند نہیں کرتا)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند میں راوی عاصم بن عبید اللہ کے متعلق کہتے ہیں:

"وفيه: عاصم بن عبیدالله، وهو ضعيف " (78)

اس روایت کی سند میں عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

یہ روایت عاصم بن عبید اللہ کے ضُعف کی وجہ سے ضعیف متصور ہو گی۔

28: "حضرت حاطب کا خط اور معافی" کے تحت روایت (393) ذکر کی گئی ہیں۔

"عَنْ عَلِي، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِﷺ مَكَّةَ، أَرْسَلَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، أَنَّهُ يُرِيدُ مَكَّةَ، فِيهِمْ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ، وَفَشَا فِي النَّاسِ أَنَّهُ يُرِيدُ حُنَيْنًا قَالَ: فَكَتَبَ حَاطِبٌ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ يُرِيدُكُمْ ، قَالَ: فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِﷺ ، قَالَ: فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِﷺ أَنَا وَأَبَا مَرْثَدٍ... (79)

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے حضرت علیؓ سے روایت ہے: رسول محتشم ﷺ نے جب مکّہ فتح کرنے کا ارادہ کیا تو حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے اہلِ مکّہ کو رسول اللہ ﷺ کے ارادہ کے متعلق (خط) لکھا، رسول اکرم ﷺ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (وہ خط لینے کے لیے) مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا۔

اس روایت کی سند کے متعلق علامہ ہیثمیؒ کہتے ہیں:

" رواہ ابو یعلیٰ وفیه الحارث الاعور، وھو ضعیف " (80)

ابو یعلیٰؒ نے اس کو الحارث الاعور سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

اس روایت کو راوی حارث کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

29: "حضور ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقع پر سود کو حرام قرار دینا" کے تحت روایت (1566) ذکر کی گئی ہیں۔

" عَنْ أَبِي حَرَّةَ الرَّقَاشِي، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ...الیٰ آخره" (81)

مذکورہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ہر قسم کے سود سے منع کر دیا اور سود کے خاتمے کا آغاز حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کے سود سے کیا۔ ارشاد فرمایا: تمہارے لیے تمہارے اموال کے حصوں سے اصل زر ہے۔

اس روایت کی سند میں راوی علی بن زید کے متعلق علامہ ہیثمیؒ کہتے ہیں:

" فیه علی بن زید، وھو ضعیف وقد وثق وابو جرۃ وثقة ابو داؤد وضعفه ابن معین " (82)

اس (روایت) کی سند میں علی بن زید ضعیف ہے۔ ابو جرہ اور ابو داؤد نے اس کی توثیق کی ہے، جب کہ ابن معین نے ضعیف کہا ہے۔

یہ روایت علی بن زید کی وجہ سے ضعیف شمار ہو گی۔

30: "آپ ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دینا" کے تحت روایت (2108) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ" (83)

(جنابِ ابو بکرہؓ سے مروی ہے: میں نے رسالت مآب ﷺ کو نحر کے دن سواری پر (خطبہ دیتے ہوئے) سنا)

اس روایت کی سند کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

" فی اسنادہ اشعث بن سوار وھو ضعیف" (84)

اس (روایت) کی سند میں اشعث بن سوار ضعیف ہے۔

مذکورہ روایت اشعث بن سوار کی وجہ سے درجہ ضعف میں شمار کی گئی ہے۔

31: "حضور ﷺ کا حجۃ الوداع میں تلبیہ کے الفاظ" کے تحت روایت (2760) ذکر کی گئی ہے۔

”عَنْ أَنَسٍ،أَنَّ اَن النبیﷺ کَانَ يُلَبِّي:لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ“(85)

مذکورہ روایت میں رسول اکرم ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ کا ذکر ہوا ہے۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے ”مجمع الزوائد“ میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند میں راوی اسماعیل بن ابراہیم کے متعلق کہتے ہیں:

”رواہ ابو یعلیٰ من روایة عبداللہ بن نمیر عن اسماعیل ولم ینسبه فان کان ابن ابی خالد فھو من رجال الصحیح وان کان اسماعیل بن ابراهیم بن مہاجر وھو ضعیف وکلاھما رُوی عنه“(86)

(اس روایت کی سند میں)اسماعیل ابن ابراہیم ابن مہاجر ضعیف ہے۔

اس روایت کو اسماعیل بن ابراہیم کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

32:”آپ ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقع پر تلبیہ کے الفاظ“ کے تحت روایت(5666) ذکر کی گئی ہیں۔

"فحدثنا عن ابن عمر ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ کَانَ اذا لبّیٰ قال... قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَزِيدَ : لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءِ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ"(87)

مذکورہ روایت میں حضور ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت ابن عمرؓ کے زائد الفاظ کا اضافہ بھی نقل کیا گیا ہے:”لبيك لبيك ،لبيك وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءِ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ “

اس روایت کی سند میں راوی صالح بن بشیر المری کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

” صالح بن بشير وادع المری بضم المیم وتشدید الراء ابو البشیر البصری القاص الزاهد ضعیف من السابعة مات سنة اثنین وسبعین وقیل بعدها “ (88)

اس روایت کی سند میں صالح بن بشیر وادع المری ہے، اسے ابو البشیر البصری بھی کہا جاتا ہے یہ قصہ گو، زاہد، ضعیف ہے۔ یہ ساتویں طبقہ میں سے ہے۔ اس کی وفات بہتّر(72ھ) میں ہوئی، اور بعض نے اس کے بعد کا قول کہا ہے۔

یہ روایت صالح بن بشیر المری کے ضُعف کی وجہ سے ضعیف متصور ہو گی۔

33:”آپ ﷺ کے حجۃ الوداع میں ”تلبیہ کے الفاظ“ کے تحت روایت(3550) ذکر کی گئی ہیں۔

”عن أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ کَانَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ“(89)

درج بالا روایت میں نبی رحمت ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ کا ذکر ہوا ہے۔

اس روایت کی سند میں راوی اسماعیل بن مسلم مکّی کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

”وفی اسناده ، اسماعیل بن مسلم المكی ابو اسحٰق کان من البصرة ثم سكن مكّة وکان فقيها ضعیف الحديث من الخامسة “ (90)

اس روایت کی سند میں اسماعیل بن مسلم المکی، اس کا نام ابو اسحاق ہے، یہ اہل بصرہ سے تھا بعد میں مکّہ سکونت اختیار کی، یہ فقیہ تو ہیں لیکن حدیث میں ضعیف ہیں، اور رواۃ کے پانچویں طبقے میں سے ہیں۔

یہ روایت اسماعیل بن مسلم المکّی کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

34:"حضور ﷺ کے حجۃ الوداع میں حج وعمرہ اکٹھا کرنا" کے تحت روایت (5039) ذکر کی گئی ہیں۔

"عن ابن مسعود انہ تمتع مع النبیﷺ متعتہ الحج "(91)

(سیدنا ابن مسعودؓ سے روایت ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجِ تمتع کیا)

اس روایت کی سند میں راوی زمعہ بن صالح الجندی کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"زمعه بن صالح الجندی بفتح الجیم والنون الیمانی نزیل مکّة ابو وهب ضعیف وحدیثه عند مسلم مقرون من السادسة " (92)

(اس روایت کی سند میں) زمعہ بن صالح الجندی ہیں، ان کا نام ابو وہب ہے، یہ ضعیف ہیں، امام مسلمؒ کے نزدیک یہ مقرون ہیں، اور رواۃ کے چھٹے طبقہ میں سے ہیں۔

اس روایت کو زمعہ بن صالح کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار کیا گیا ہے۔

35:"آپ ﷺ کا حجۃ الوداع میں رکن یمانی کا بوسہ لینا" کے تحت روایت (2598) ذکر کی گئی ہیں۔

"كَانَ رَسُولُ اللهِﷺ يُقَبِّلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِي : وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ" (93)

(سیدی ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رکن یمانی کا بوسہ لیتے اور اس پر اپنا رخسار مبارک رکھتے)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس کی سند میں راوی عبد اللہ بن مسلم کے متعلق کہتے ہیں:

"و فیه عبدالله بن مسلم بن هرمز وهو ضعیف " (94)

اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف ہے۔

اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز کے ضُعف کی وجہ سے روایت ضعیف شمار ہو گی۔

36:"نبی اکرم ﷺ کی اپنے وصال کے وقت عمر مبارک 65 سال" کے تحت روایت (2408) ذکر کی گئی ہیں۔

"عن ابن عباس قال:قُبِضَ النَّبِيّﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ"(95)

(حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا وصال 65 سال کی عمر میں ہوا)

اس روایت کو سیدی احمدؒ بن حنبل نے اپنی "مسند" میں بھی نقل کیا ہے۔(96)

اس کی سند کے متعلق علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"وفی اسناده علی بن زید وهو ضعیف " (97)

اس روایت کی سند میں علی بن زید ضعیف ہے۔

آپ راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ کے متعلق رقم طراز ہیں:

”وهو المعروف بعلى بن زيد بن جدعان ينسب ابوه الى جدّ جدّه ضعيف من الرابعة مات سنة احدىٰ وثلثين وقيل قبلها “(98)

یہ علی بن زید بن جدعان سے معروف ہے، اس کے باپ کی نسبت اس کے دادا کے دادا کی طرف کی جاتی ہے، یہ ضعیف ہے، رواۃ کے چوتھے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کی وفات 31ھ میں ہوئی، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے پہلے ہوئی۔

یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضُعف کی وجہ سے درجہ ضعیف میں شمار ہو گی۔

37: ”آپ ﷺ کا بوقتِ وصال صبر کی تلقین کرنا“ کے متعلق روایت (3376) ذکر کی گئی ہیں۔

"أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيهِ ، فَقَالَ لِي: أَقْرِىءُ قَوْمَكَ مني السَّلَامَ، وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّهُمْ ۔ مَا عَلِمْتُ ۔ أعفة صبر"(99)

(حضرت ابو طلحہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس بیماری کی حالت میں آئے جس میں آپ ﷺ نے وصال کیا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی قوم کو سلام کہنا! ان کو بتانا کہ میں صبر سے بڑھ کر کسی چیز کو (بہتر) نہیں جانتا)

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے ”مجمع الزوائد“ میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند میں راوی محمد بن ثابت البنانی کے متعلق کہتے ہیں:

”وفيه محمد بن ثابت البنانى وهو ضعيف “(100)

اس روایت کی سند میں محمد بن ثابت ضعیف ہے۔

مرسل روایات:

”مرسل“ روایت وہ ہے جس کی سند کے آخری حصہ یعنی تابعی کے بعد انقطاع ہو اور راوی محذوف ہو۔ علامہ سیوطیؒ کہتے ہیں:

”اتفق علماء الطوائف على ان قول التابعى الكبير : قال رسول الله ﷺ كذا ، او فعله ، يسمى مرسلاً “(101)

اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ تابعی کبیر کہے: رسول اکرم ﷺ نے ایسا فرمایا، یا ایسا کیا، تو اس کو مرسل کہا جائے گا۔

ذیل میں مسندِ ابو یعلیٰ کی سیرت سے متعلق تین (3) مرسل روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1: باب چہارم: فصل ششم: وصالِ نبوی میں ”مرض میں سات کنوؤں کا پانی ڈالنا“ کے تحت روایت (4751) ذکر کی گئی ہے۔

"قَالَ فِي مَرَضِهِ: (صُبُّوا عَلَى سَبْعَ قِرَبٍ مِنْ مَاءٍ سَبْعَةِ آبَارٍ شَتَّى) فَفَعَلُوا"(101)

(سیدتنا عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے حالتِ مرض میں فرمایا: مجھ پر سات مختلف کنوؤں کا پانی ڈالو! تو صحابہ کرام نے اسی طرح کیا)

اس روایت کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

”عن ايوب بن بشير كذالك مرسلاً “(102)

اسی طرح اس روایت کی سند میں ایوب بن بشیر مرسل ہے۔

روایتِ مذکورا یوب بن بشیر کی وجہ سے مرسل متصور ہو گی۔

2: "رسول اللہ ﷺ کا صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ بن مسعود کے ساتھ گفتگو کرنا" کے متعلق روایت (1595) ذکر کی گئی ہے۔

" قَالَ لِقَوْمِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَيْ قَوْمِ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْمُلُوكَ وَكَلَّمْتُهُمْ، فَابْعَثُونِي إِلَى مُحَمَّدٍ فَأُكَلِّمَهُ، فَأَتَاهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَجَعَلَ عُرْوَةُ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيَتَنَاوَلُ لِحْيَةَ...الی آخره(103)

مذکورہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں قریشِ مکّہ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ ابن مسعود کو حضور ﷺ کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے بھیجا، عروہ نے صحابہ کرام کی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ وفاداری کا عظیم مظاہرہ دیکھا تو واپس جاکر قریش کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے سے منع کیا۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

"رواہ ابو یعلیٰ مرسلاً واسنادہ حسن " (104)

ابو یعلیٰؒ نے اس کو مرسلاً روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

مندرجہ بالا روایت کو امام ابو یعلیٰؒ کے ارسال کی وجہ سے مرسل کہا گیا ہے۔

3: "آپ ﷺ پر بوقت وصال سات مختلف کنوؤں کا پانی بہایا جانا" کے متعلق روایت (4561) ذکر کی گئی ہے۔

"عَلَى سَبْعَ قِرَبٍ مِنْ مَاءٍ سَبْعَةِ آبَارٍ شَتَّى"(105)

اس روایت کے کچھ حصوں کو علامہ ابن کثیرؒ نے "البدایۃ والنھایۃ" میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کے بارے میں کہتے ہیں:

"ھذامرسل ولہ شواھد کثیرۃ "(106)

اس روایت کے مرسل ہونے میں کثیر شواہد ہیں۔

اس روایت کے مرسل ہونے میں کثیر شواہد ہیں، جن کی بناء پر روایت کو درجہ مرسل میں شمار کیا گیا ہے۔

منقطع روایات:

"منقطع" وہ روایت ہے جس کی سند متصل نہ ہو، چاہے وہ انقطاع کسی بھی طریق پر ہو۔ (107)

ذیل میں مسند ابو یعلیٰ کی سیرت سے متعلق دو (2) منقطع روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1: "آپ ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقع پر 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز ادا کرنا" کے تحت روایت (2420) ذکر کی گئی ہے۔

(سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے: رسول اکرم ﷺ نے یوم ترویہ (8 ذی الحجہ) کو منیٰ میں ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں)(108)

اس روایت کو امام ابو داوٗدؒ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ آپ اس روایت کی سند میں راوی حکم کے متعلق کہتے ہیں:

"وھذا منقطع لان الحکم لم یسمع ھذالحدیث من مقسم " (109)

یہ روایت منقطع ہے کیوں کہ حکم نے یہ حدیث مِقسم سے نہیں سنی۔

مذکورہ روایت کو حکم کے مقسم سے عدم سماع کی وجہ سے منقطع کہا گیا ہے۔

2: "حضور ﷺ اوصافِ اخلاقیہ" کے تحت روایت(3997) ذکر کی گئی ہے۔

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَإِذَا هُوَ قَدْ عَادَ كَالْفَرْخِ مِنْ شِدَّةِ الْمَرَضِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا كُنْتَ تَدْعُو ؟...أَلَّا قُلْتَ: رَبِّ آتِنِي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، فَقَالَهَا فَعُوفِيَ"(110)

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ ہے کہ سیدی انسؓ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صحابی بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی مزاج پُرسی کے لیے گئے، آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں بھلائی طلب کریں اور آخرت میں عذاب سے بچنے کی دعا مانگو! اس نے جب اس طرح دعا پس اس نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے عافیت عطا کر دی۔

اس روایت کے متعلق علامہ اثریؒ کہتے ہیں:

"هَذا منقطع"(111)

یہ (روایت) منقطع ہے۔

مندرجہ بالا روایت علامہ اثری کے مطابق منقطع شمار ہوگی۔

موقوف روایات:

"موقوف" ایسی روایت کو کہا جاتا ہے جس میں راویٔ حدیث سلسلہ سند کو صحابی تک ذکر کر کے ٹھہر جاتا ہے۔یعنی وہ روایت جو صحابہ سے قولی طور پر، فعلی طور پر یا اس کے علاوہ مروی ہو۔(112)

ذیل میں مسند ابویعلیٰ کی سیرت سے متعلق ایک (1) موقوف روایت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1: "آپ ﷺ کا حجرِ اسود چومتے ہوئے تلبیہ کا تسلسل قائم رکھنا" کے تحت روایت(2470) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ"(113)

(سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ عمرہ کا تلبیہ پڑھتے تھے، یہاں تک کہ حجرِ اسود کو چوم لیتے)

اس روایت کو امام ابوداؤد نے "سنن ابی داوٗد" میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ اس روایت کی سند کے متعلق کہتے ہیں:

"رواه عبد الملك بن ابى سليمان وهمام ، عن عطاء عن ابن عباس موقوفاً"(114)

اس روایت کو عبد الملک بن ابی سلیمان اور ہمام نے عطاء سے روایت کیا، عطاء اس روایت کو حضرت ابن عباس سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

گزشتہ روایت کو عطاء کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کرنے کی وجہ سے موقوف کہا گیا ہے۔

مدلس:

"مدلس" وہ روایت ہے جس میں راوی اس شخص کا نام نہیں لیتا جس سے اس نے حدیث سنی ہوتی ہے(115)۔ ذیل میں مسند ابویعلیٰ کی سیرت سے چار(4) مدلس روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1: "حضور نبی رحمت ﷺ کا مدینہ کو حرم قرار دینا" کے تحت روایت(2518) ذکر کی گئی ہے۔

”حدثنا ابو بکر، حدثنا ابن ابی غنیة ، عن داؤد بن عیسیٰ، عن الحسن قال : اخبرنی ابن عباس انه سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حُرِّمَتْ مَكَّةُ“(116)

(حسنؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عباسؓ نے خبر دی: میں نے نبی معظم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں مدینہ کو اسی طرح حرم بناتا ہوں جس طرح مکّہ کو حرم بنایا گیا)

اس روایت کے متعلق علامہ اثری، امام ابن حجرؒ کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں:

”وفی اسناده نظر “(117)

اس روایت کی سند محلِ نظر ہے۔

علامہ ابن حجرؒ ”تہذیب التہذیب“ میں راوی حسن کے متعلق رقم طراز ہیں:

” لم یسمع الحسن من ابن عباس “ (118)

کہ حسن نے ابن عباسؓ سے نہیں سنا۔

اس روایت کو حسن کے حضرت ابن عباسؓ سے عدمِ سماع کی بناء پر مدلس شمار کیا گیا ہے۔

2: ”آپ ﷺ کا نکاح سے قبل حضرت عائشہ کی تصویر دیکھنا“ کے تحت روایت (4803) ذکر کی گئی ہے۔

"قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَاهُ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي، فَقَالَ : هَذِهِ زَوْجَتُكَ ، وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ عَلَيَّ حَوْفٌ، فَلَمَّا تَزَوَّجَنِي أَوْقَعَ اللَّهُ عَلَى الْحَيَاءِ" (119)

درج شدہ روایت کے مطابق حضرت جبریلؑ نے رسالت مآب ﷺ کو حضرت عائشہؓ کے ساتھ نکاح سے قبل ان کی تصویر دکھائی۔

اس روایت کو علامہ ہیثمیؒ نے ”مجمع الزوائد“ میں بھی نقل کیا ہے، آپ اس روایت کی سند میں راوی ابو سعد البقال کے متعلق کہتے ہیں:

”وفیه ابو سعد البقال ، وهو مدلس“ (120)

اس روایت کی سند میں ابو سعد البقال مدلس ہے۔

مذکورہ روایت ابو سعد بقال کی وجہ سے مدلس شمار ہو گی۔

3: ”نبی اکرم ﷺ کا حضرت صفیہؓ کے ساتھ نکاح“ کے تحت روایت (3568) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بسويق،وتَمْرٍ"(121)

(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جب سیدہ صفیہؓ کے ساتھ شادی کی تو آپ ﷺ کا ولیمہ کھجور اور ستو کے ساتھ تھا)

اس روایت کو امام ترمذیؒ نے ”جامع ترمذی“ میں بھی ذکر کیا ہے، آپ اس روایت کے متعلق کہتے ہیں:

”وکان سفیان بن عیینه یدلس فی هذا الحدیث“ (122)

اس حدیث میں سفیان بن عیینہ نے تدلیس کی ہے۔

اس روایت کو سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے مدلس شمار کیا گیا ہے۔

4: "آپ ﷺ کا اپنے وصال کے وقت وصیت نہ کرنا" کے تحت روایت (2553) ذکر کی گئی ہے۔

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ "(123)

(سیدی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آقا محتشم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ نے کوئی وصیت نہیں کی)

اس روایت کی سند میں راوی ابو اسحاق کے متعلق علامہ اثری کہتے ہیں:

"ورجاله ثقات ، الاان ابا اسحاق مدلس وله شاهد عن عائشة " (124)

اس (روایت) کے رجال ثقہ ہیں سوائے ابو اسحاق مدلس کے کیوں کہ وہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ اس کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

یہ روایت ابو اسحاق کے مدلس ہونے کی وجہ سے مدلس شمار ہو گی۔

موضوع:

"موضوع "روایت وہ ہے جس میں جھوٹ گھڑ کر اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دی جائے۔(125)

ذیل میں مسند ابو یعلیٰ کی ایک (1) موضوع روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1: "حضور نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کے اجتماعات میں جانا" کے تحت روایت (1872) نقل کی گئی ہے۔

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْهَدُ مَعَ الْمُشْرِكِينَ مَشَاهِدَهُمْ ، قَالَ :فَسَمِعَ مَلَكَيْنِ خَلْفَهُ وَأَحَدُهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ بِنَا حَتَّى نَقُومَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ...الی آخرہ"(126)

(سیدنا جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء میں مشرکین کے ساتھ ان کے مشاہد (حاضر ہونے کی جگہیں) پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ کے پیچھے دو فرشتے آکر کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے سنا کہ وہ ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہیں، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ ہم بھی چلیں! یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسرے نے کہا: ہم ان کے پیچھے کیسے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ ان لوگوں کا کام پہلے بتوں کو چومنا ہے۔ راوی کہتا ہے: سو اس کے بعد آپ ﷺ کبھی بھی ان کی زیارت گاہوں پر تشریف نہیں لے کر گئے)

اس روایت کے متعلق علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں:

"موضوع وانکرہ جداً"(127)

یہ (روایت) موضوع ہے اور بہت زیادہ منکر ہے۔

خلاصہ بحث:

امام ابو یعلیٰؒ تیسری صدی ہجری کے عظیم ترین محدث تھے ص، آپ کی ولادت موصل کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، آپ نے پندرہ (15) سال کی عمر میں طلبِ حدیث کے لیے سفر کا آغاز کیا۔ آپ نے اپنے وقت کے دو سو چوہتر (274) اجل اہلِ علم سے علم حدیث حاصل کیا اور اہلِ علم کی ایک کثیر تعداد آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ آپ حنفی المسلک ہیں، آپ نے فقہ کا علم امام ابو یوسفؒ کے شاگردوں سے حاصل کیا ہے۔ "مسند ابو یعلیٰ الموصلی" ان کی عظیم خدمتِ

حدیث ہے، آپ "محدث الموصل" جیسے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں، آپ نے اس کتاب میں عالی سند کی حامل روایت کو درج کرنے کی سعی کی ہے، آپ نے ثلاثی روایات کو بھی اپنی کتاب کی زینت بنایا ہے۔ اس کتاب میں صحیح، حسن، معروف، مبہم، ضعیف، غریب، شاذ، منکر اور ہر طرح کی روایت موجود ہے لیکن اس مسند کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ضعیف احادیث کی تعداد صرف ایک سو ترپن (153) ہے، باقی تمام روایات قابلِ احتجاج ہیں۔ آپ نے آپ کا وصال ستانوے (97) سال کی عمر میں ہوا۔ آپ نے اس کتاب میں سات ہزار پانچ سو سترہ (7517) روایات کو کتاب کی زینت بنایا ہے، ان میں سے کل روایاتِ سیرت سات سو پینتیس (735) ہیں، ان روایاتِ سیرت میں سے صرف چھتیس (36) روایات ضعیف ہیں۔ تین (3) روایات پر مرسل کا حکم لگایا گیا ہے۔ ایک (1) روایت موقوف ہے۔ دو (2) روایات منقطع کے حکم میں ہیں۔ چار (4) روایات تدلیس کے درجہ میں ہیں اور ایک (1) روایت پر موضوع کا حکم لگایا گیا ہے۔ روایاتِ سیرت میں سے صرف سنتالیس (47) روایات قابلِ احتجاج نہیں ہیں، ان کے علاوہ چھ سو اٹھاسی (688) روایات قابلِ احتجاج ہیں، گویا کہ کل روایاتِ سیرت میں سے صرف 6.39٪ قابلِ احتجاج نہیں ہیں اور باقی 93.61٪ روایت صحیح یا حسن کے درجہ پر ہیں۔ مذکورہ روایات کی استنادی حیثیت متعین کرنے میں امام ابو دواؤدؒ، امام ترمذیؒ، علامہ ابن جوزیؒ، علامہ ہیثمیؒ، علامہ ابن حجر العسقلانیؒ، علامہ ابن کثیرؒ اور علامہ ارشاد الحق اثری کی آراء کو نقل کیا گیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

1۔ الحموی، شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الرومی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت: 1397ھ، ج5، ص: 2225

al-Ḥamwī, Shihāb al-Dīn Abū ʻAbd Allāh Yāqūt bin ʻAbd Allāh al-Rūmī, Muʻjam al-Buldān, Dār Ṣādir, Bayrūt, 1397AH,p.2225

2۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: اکرم البوشی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت: 1403ھ، ج14، ص: 173

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Siyar Aʻlām al-Nubalāʾ, Taḥqīq: Akram al-Būshī, Muʾassasat al-Risālah, Bayrūt:vol.14, P.173

3۔ ایضاً

Ibid

4۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنہایۃ، تحقیق وتخریج: ابراہیم الزبیق، دار ابن کثیر، بیروت: 1428ھ، ج12، ص: 25

Ibn Kathīr Abū al-Fidāʾ Ismāʻīl bin ʻUmar, al-Bidāyah wa al-Nihāyah, taḥqīq wa takhrīj: Ibrāhīm al-Zabīq, Dār Ibn Kathīr, Bayrūt:vol.12,P 25

5۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، ج14، ص: 176

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Siyar Aʻlām al-Nubalāʾ, vol.14, P.176

6۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ للذہبی، دار احیاء التراث العربی، بیروت: 1374ھ، ج2، ص: 708

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Tadhkirat al-Ḥuffāẓ li-l-Dhahabī, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʻArabī, Bayrūt: 1374AH, vil.2, p.708

7۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، ج14، ص: 174

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Siyar Aʻlām al-Nubalā,vol.14, p. 174

8۔ ایضاً

Ibid

9۔ ایضاً، ج14، ص: 177،178

Ibid, p.177,178

10۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ج2، ص: 707

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Tadhkirat al-Ḥuffāẓ li-l-Dhahabī., vol.2 , p.707

11۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، ج14، ص: 177

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Siyar Aʻlām al-Nubalā,, vol.14, p. 177

12۔ ابن کثیر، الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنہایۃ، تحقیق وتخریج: ابراہیم الزبیق، ج12، ص: 25

Ibn Kathīr Abū al-Fidāʾ Ismāʻīl bin ʻUmar, al-Bidāyah wa al-Nihāyah, taḥqīq wa takhrīj: Ibrāhīm al-Zabīq. ,vol.12, p.25

13۔الذھبی، شمس الدین محمدبن احمدبن عثمان، سیر اعلام النبلاء، ج14، ص:179،180

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʿUthmān, Siyar Aʿlām al-Nubalā, vol.14, p.179,180

14۔الذھبی، شمس الدین محمدبن احمدبن عثمان، تذکرۃ الحفاظ للذھبی، ج2، ص:708

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad bin ʿUthmān, Tadhkirat al-Ḥuffāẓ li-l-Dhahabī, vil.2 p.708

15۔ابن حبان، محمدبن حبان بن احمد التمیمی البستی، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد الدکن الھند:1402ھ، ج8، ص:56

Ibn Ḥibbān, Muḥammad bin Ḥibbān bin Aḥmad al-Tamīmī al-Bustī, al-Thiqāt, Dāʾirat al-ʿUthmānīyah, Ḥaydarābād al-Dakan :1402AH,Vol.8, p.708

16۔السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، حاشیۃ: العلامۃ احمدبن احمد ابن العجیمی، دار الیسر، المدینۃ المنورۃ:1437ھ، ج3، ص:81

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawawī, ḥāshiyah: al-ʿAllāmah Aḥmad bin Aḥmad ibn al-ʿAjamī, Dār al-Yusr, al-Madīnah al-Munawwarah:1437AH, Vol.3,P.81

17۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، دار القبلۃ للثقافۃ، جدہ:1408ھ، رقم الحدیث: 2187

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī, Dār al-Qiblah li-l-Thaqāfah, Jeddah: 1408AH, Hadith No.2187

18 ۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ، تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی، بوزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، الکویت: 1393ھ، رقم الحدیث:3493، ج3، ص:286

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, al-Maṭālib al-ʿĀliyah bi-Zawāʾid al-Masānīd al-Thamāniyah, taḥqīq: Ḥabīb al-Raḥmān al-Aʿẓamī, Wizārat al-Awqāf wa-Shuʾūn al-Islāmīyah, al-Kuwayt.: 1393 AH ,Vol.3, P.286, Hadith No.3493

19 ۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ، تحقیق: احمد بن محمد بن عبداللہ بن حمید، دار العصامۃ للنشر والتوزیع، الریاض:1420ھ، ج14، ص:350، 351، رقم الحدیث:3482

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, al-Maṭālib al-ʿĀliyah bi-Zawāʾid al-Masānīd al-Thamāniyah, taḥqīq: Ḥabīb al-Raḥmān al-Aʿẓamī, Wizārat al-Awqāf wa-Shuʾūn al-Islāmīyah, al-Kuwayt.:Vol.14 ,P.350,351, Hadith No.3482

20۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مکتبۃ القدسے، القاھرہ:1352ھ، ج1ص:197

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid, Maktabat al-Qudsī, al-Qāhirah:1352 A H, vil .1 ,p.197

21۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، دار القبلۃ للثقافۃ جدہ:1408ھ، رقم الحدیث:4863

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī, Dār al-Qiblah li-l-Thaqāfah, Jeddah, Hadith No. 4863

22۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج5، ص:176

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.5,p.176

23۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:5649

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 5649

24۔ابن حجر العسقلانی، احمدبن علی، تقریب التھذیب، حاشیۃ: مولاناسید امیر علی، نشر السنۃ لاھور: س ن، ص:371

Ibn Hajar al-ʿAsqalānī, Ahmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahzīb, Ḥāshiyah: Molana Sayyid Amīr ʿAlī ,p. 371

25۔ایضاً، ص:371

Ibid

26۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:680

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No.680

27۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج4، ص:169

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol. 4,p. 169

28۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:898

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 898

29۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج6، ص:176

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.

30۔ابویعلیٰ، امام، احمدبن علی بن المثنی، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:856

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 856

31۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص:134

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.

32۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:849
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 849
33۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج9، ص:85
al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.9,85
34۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3372
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3372
35۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج4، ص:282
al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.4,p.282
36۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3270
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3270
37۔ابو یعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلی الموصلی، رقم الحدیث:4091
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No.4091
38۔ابن کثیر، ابو الفداء محمد بن اسماعیل، نہایۃ البدایۃ و النہایۃ فی الفتن و الملاحم، مکتبۃ النصر الحدیثۃ، الریاض: س ن، ج2، ص:177
Ibn Kathīr Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl bin ʿUmar, al-Nihāyah wa al-Bidāyah fī al-Fitan wa al-Malāḥim, Maktabah al-Naṣr al-Ḥadīthīyah, al-Riyāḍ:vol.2,p.177
39۔ایضاً
Ibid
40۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:4288
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4288
41۔ابو یعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلی الموصلی، ج4، ص:223
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, vol.4,p.223
42۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:4116
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4116
43۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج10، ص:373
al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.10,p.373
44۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث: 4085
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4085
45۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:4085، ج4، ص:145
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No.4085 ,vol.4,p.145
46۔ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تقریب التھذیب، ص:556، 557
Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb,p.556,557
47۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث: 1546
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 1546
48۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج8، ص:297، 298
Hathmi, Noor ud Deen Ali Bin Abu Bakar, Majma uz Zawaid W Manbaul Fawaid,vol.8, p.297,298
49۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:1547
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 1547
50۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج8، ص:298
al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.8,p. 298
51۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث: 4259
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4259
52۔ھیثمی، نور الدین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج3، ص:220
al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.3,p.220
52۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلی الموصلی، رقم الحدیث:4559
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4559
53۔ابو یعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلی الموصلی، ج4، ص:318
Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī,vol.4,p.318
54۔ابو یعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابو یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:524

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 524

55۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص: 121،122

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ῾Alī bin Abī Bakr, Majma῾ al-Zawā᾿id wa-Manba῾ al-Fawā᾿id,vol.9, p. 121,122

56۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:1805

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 1805

57۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، تقریب التہذیب، ص:118

Ibn Ḥajar al-῾Asqalānī, Aḥmad bin ῾Alī, Taqrīb al-Tahdhīb, p.118

58۔ایضاً

Ibid

59۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:1871

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 1871

60۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص:272

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ῾Alī bin Abī Bakr, Majma῾ al-Zawā᾿id wa-Manba῾ al-Fawā᾿id,vol.9, p.272

61۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3415

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 3415

62۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص: 181

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ῾Alī bin Abī Bakr, Majma῾ al-Zawā᾿id wa-Manba῾ al-Fawā᾿id,vol.9,p.181

63۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3969

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 3969

64۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، تقریب التہذیب، ص:371

Ibn Ḥajar al-῾Asqalānī, Aḥmad bin ῾Alī, Taqrīb al-Tahdhīb, p.371

65۔ایضاً

Ibid

66۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3616

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 3616

67۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، ج3، ص:454، رقم الحدیث:3616

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, vol.3,p.454,Hadith No.3616

68۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:2762

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 2762

69۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج10، ص:130

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ῾Alī bin Abī Bakr, Majma῾ al-Zawā᾿id wa-Manba῾ al-Fawā᾿id,vol.10,p.130

70۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:4261

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 4261

71۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، تقریب التہذیب، ص:199

Ibn Ḥajar al-῾Asqalānī, Aḥmad bin ῾Alī, Taqrīb al-Tahdhīb ,p.199

72۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:2774

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 2774

73۔ ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج10، ص:326

Hathmi, Noor ud Deen Ali Bin Abu Bakar, Majma uz Zawaid W Manbaul Fawaid,vol.10,p.326

74۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3380

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 3380

75۔ابن کثیر، ابی الفداء محمد بن اسماعیل، البدایۃ والنہایۃ الحوادث الزمن۔السیرۃ النبویۃ، تحقیق و تخریج: مامون محمد سعید الصاغرجی، دار ابن کثیر، بیروت :1428ھ، ج4، ص:543

Ibn Kathīr Abū al-Fidā᾿ Ismā῾īl bin ῾Umar, al-Bidāyah wa al-Nihāyah, taḥqīq wa takhrīj: Ibrāhīm al-Zabīq, Dār Ibn Kathīr, Bayrūt: 1428A H, vol.4, p.543

76۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:7169

Abū Ya῾lā, Imām Aḥmad bin ῾Alī bin al-Muthannā, Musnad Abī Ya῾lā al-Mawṣilī, Hadith No. 7169

77۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج3، ص: 244

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.3,p.244

78۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:393

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 393

79۔ھیثمی،نور الدین علی بن ابوبکر،مجمع الزوائدومنبع الفوائد،ج6،ص:162،163

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.6,p.162, 163

80۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:1566

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 1566

81۔ھیثمی،نور الدین علی بن ابوبکر،مجمع الزوائدومنبع الفوائد،ج4،ص:116

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.4,p.116

82۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:2108

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2108

83۔ابویعلیٰ الموصلی،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلی الموصلی،تحقیق:ارشادالحق الاثری،ج2،ص:418

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī,

84۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:3550

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3550

85۔ھیثمی،نور الدین علی بن ابوبکر،مجمع الزوائدومنبع الفوائد،ج3،ص:223

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.3,p.223

86۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:5666

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 5666

87۔ابن حجر العسقلانی،احمدبن علی،تقریب التھذیب،ص:228

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb,p.228

88۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،،رقم الحدیث:3550

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī Hadith No. 3550

89۔ابن حجر العسقلانی،احمدبن علی،تقریب التھذیب،ص:45

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb,p.45

90۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:5039

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3539

91۔ابن حجر العسقلانی،احمدبن علی،تقریب التھذیب،ص:165،166

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb,p.165,166

92۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:2598

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2598

93۔ھیثمی،نور الدین علی بن ابوبکر،مجمع الزوائدومنبع الفوائد،ج3،ص:241

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.3,p.241

94۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:2408

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2408

95۔احمدبن حنبل،امام،مسند،دار صادر،بیروت:س ن،ج1،ص:215

Aḥmad bin Hanbal, Imām, Musnad, Dār Sādir, Bayrūt,vol.1,p.215

96۔ابن حجر العسقلانی،احمدبن علی،تقریب التھذیب،ص:371

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb,p.371

97۔ایضاً

Ibid

98۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:3376

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3376

99۔ھیثمی،نور الدین علی بن ابوبکر،مجمع الزوائدومنبع الفوائد،ج10،ص:41

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.10,p.41

100۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلی الموصلی،رقم الحدیث:4751

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4751

101۔ السیوطی ، جلال الدین ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ، ج3 ، ص :130

Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Navawī,vol.3,p.130

102۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلی الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، ج4، ص:389

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī, vol.4,p.389

103۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلی الموصلی، رقم الحدیث:1595

Abu Yaala ,Imam,Ahmad Bin Ali Bin Al Muthana,Musnad Abu Yaala Al mosli, Hadith No. 1595

104۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص:386

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.9,p.386

105۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلی الموصلی، رقم الحدیث:4561

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4561

106۔ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، تحقیق وتخریج: ریاض: ج5، ص:320

Ibn Kathīr Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl bin ʿUmar, al-Nihāyah wa al-Bidāyah fī al-Fitan wa al-Malāḥim, Maktabah al-Naṣr al-Ḥadīthīyah, al-Riyāḍ: vol.5, p.320

107۔السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ج3، ص:176

Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Navawī,vol.3,p.176

108۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:2420

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2420

109۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد مع حاشیۃ عون المعبود، دار الکتب العربی، بیروت: س ن، ج2، ص:132

Abū Dāwūd, Sulaimān bin Ash'ath, Sunan Abī Dāwūd Ma Hāshiyah 'Unwān Mā būd, Dār al-Kutub al-'Arabīyah, Bayrūt:vol.2 , p.132

110۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3997

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 3997

111۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، ج4، ص:117، رقم الحدیث:3997

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī., vol.4,p.117, Hadith No.3997

112۔السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ج3، ص:97

Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Navawī,vol.3,p.97

113۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:2470

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2470

114۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد مع حاشیۃ عون المعبود، ج2، ص:100

Abū Dāwūd, Sulaimān bin Ash'ath, Sunan Abī Dāwūd Ma Hāshiyah 'Unwān Mā būd,vol.2, p.100

115۔السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ج3، ص:239

Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Navawī,vol.3,p.239

116۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:2518

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 2518

117۔ابویعلیٰ الموصلی، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، ج3، ص:72، رقم الحدیث:2518

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī,vol.3,p.72,Hadith No.2518

118۔ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، تہذیب التہذیب:1325ھ، ج2، ص:267

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al-Tahdhīb:1325 A H ,vol.2 ,p.267

119۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:4803

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4803

120۔ہیثمی، نور الدین علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج9، ص:227

al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī bin Abī Bakr, Majmaʿ al-Zawāʾid wa-Manbaʿ al-Fawāʾid,vol.9,p.227

121۔ابویعلیٰ، امام، احمد بن علی بن المثنیٰ، مسند ابویعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث:3546

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 4635

122۔ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی مع شرحہ تحفۃ الوحوذی، باب ماجاء فی الولیمۃ، دار الکتب العربی، بیروت، س ن، ج2، ص:173

Tīmḏī, Imām, Abū 'Īsā Muḥammad bin 'Īsā, jāmiʿ al-Tirmidhī mā shāʾ tuḥfat al-awādī, bāb mā jāʾ fī al-walīmah, dār al-kutub al-'arabīyah, Bayrūt:vol.2 ,p.173

123۔ابویعلیٰ،امام ،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی ، رقم الحدیث : 2553

Abu Yaala ,Imam,Ahmad Bin Ali Bin Al Muthana,Musnad Abu Yaala Al mosli, Hadith No. 2553

124۔ابو یعلیٰ الموصلی،احمد بن علی بن المثنی،مسند ابو یعلی الموصلی،تحقیق:ارشاد الحق الاثری،ج3،ص:86،رقم الحدیث:2553

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, taḥqīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī., vol.3,p. No.86,Hadith No.2553

125۔محمود الطحان،الدکتور،تیسر مصطلح الحدیث،دار نشر الکتب الاسلامیۃ،لاھور:س ن،ص:88

Mahmūd al-Ṭaḥḥān, al-duktūr, taysīr musṭalaḥ al-ḥadīth, dār nashr al-kutub al-islāmiyyah, Lāhore:p.88

126۔ابویعلیٰ،امام،احمدبن علی بن المثنیٰ،مسندابویعلیٰ الموصلی،رقم الحدیث:1872،1873

Abū Yaʿlā, Imām Aḥmad bin ʿAlī bin al-Muthannā, Musnad Abī Yaʿlā al-Mawṣilī, Hadith No. 1872, 1873

127۔ابن جوزی،عبدالرحمٰن بن علی التمیمی،العلل المتناھیۃ فی الاحادیث الواھیۃ،تحقیق و تعلیق:ارشاد الحق الاثری،دار نشر الکتب الاسلامیۃ،لاھور:س ن،ج1،ص:167

Ibn al-Jawzī, ʿAbd al-Raḥmān bin ʿAlī al-Tamīmī, al-ʿIlal al-Mutanāhiyah fī al-Aḥādīth al-Wāhīyah, taḥqīq wa taʿlīq: Irshād al-Ḥaqq al-Atharī, Dār Nashr al-Kutub al-Islāmīyah, Lāhore:vol.1 ,p. 167